تحقیقی مقالہ

*پکستان میں زرا (اورغذائی تحفظ

ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ،پاکستان

حسیب میموریل ٹ بلڈ- *: صرا ب د،2 کلو a رائی* روڈ،ٹھوکر * ز بیگ،لاہور

فون نمبر:042-5311701-6 فیکس:042-5311710 ای میل:info@sappk.org

تحریر: مظہر حسین عارف

مترجم: اصباح چودھری

ایڈیٹر: انور چودھری

ایڈیٹر: شبنم رشید

کمپوزنگ / لے آؤٹ: شمائلہ حسان

ڈیزائنگ / آرٹ ورک: محبوب علی

تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

اشاعت اول: اگست، 2007ء

پرنٹر: شیخ غلام علی اینڈ سنز

ناشر: ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان

کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی (CIDA) اور
سوئس ڈویلپمنٹ کوآپریشن (SDC) کی مالی معاونت کا شکریہ

بھوک ای- بے دخلی کی حا ت ہے- زمین، آمدنی، 5زمتوں، ا. توں، ز+ گی اور شہری$ سے بے دخلی۔. #کسی شخص کے* پس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اسے* .قی ہر شئے سے محروم کرد*یH ہے۔ یہ بے وطنی کی ای- .+ حا ت ہے۔ یہ جیتے جی موت ہے۔۔۔۔

جوزے ڈی کاسترو

مندرجات

پیش لفظ

1- تعارف

2- زراعت اور غذائی تحفظ

3- غذائی غربت

4- دیہی پاکستان میں غذائی عدم تحفظ

5- تدبیری امکانات

6- کفالتی تقاضے

7- حوالہ جات

پیش لفظ

غذا،تعلیم اورصحت چندایسی اشیاء ہیں جن پ ہر K ن کا حق ہے + قسمتی سے غذائی افراط کی عالمی معیشت کے ہوتے ہوئے بھی د * میں ب ڑی تعداد میں لوگ بھوک کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ ہر سال کروڑوں ٹن غذا کوتلف کرد * ی جا* ہے جسے بھوک زدہ لوگوں کوکھلا* ی جا سکتا ہے۔اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس صورت حال کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عالمی اور ملکی سطح پ غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کے کئی قوا 2 کے ہوتے ہوئے بھی* پ کستان میں لوگوں کی اکثر $ ایسے حالات میں رہ رہی ہے کہ انہیں معلوم نہیں ہو* کہ انہیں اگلے وقت کا کھا* کہاں سے میسر ہوگا* پ کستان میں قومی حکمت عملیوں، صنفی، طبقاتی، نسلی امتیاز اور شہری و دیہی تفریق کی وجہ سے غذائی تحفظ متا ثہ ہو رہا ہے۔بطور ا - زرعی معاشرہ، لوگوں کی اکثر $* ب لواسطہ* ی بلاواسطہ زرا (سے منسلک ہے اور اپنی گذر بسر کے لئے اسی پ انحصار کرتی ہے۔

ا - ایسے ملک میں جہاں پ طاقت صرف چند ہاتھوں میں مرکوز ہو، چاہے وہ جاگیردار ہوں* ی افسر شاہی، وہاں پ غر $ کسی قسم کے تحفظ کے حقدار نہیں سمجھے جاتے۔ جاگیردار دیہات میں رہنے والے غریبوں پ حکمرانی کرتے ہیں اور انہیں ان کی محنت کے عوض صرف ا - قلیل حصہ د* ی جا* ہے۔ پیداوار میں عورتوں کا 80 فیصد حصہ ہونے کے* ب وجود وہ +, ین حالات سے دوچار ہیں۔ وہ زمین کے صرف ا - فیصد حصے کی مالک ہیں* پ کستان کے قوا 2 ہر K ن کو اپنی C ی دی ضرو* ی ت کو پورا کرنے کا حق دیتے ہیں،لیکن یہ قوا 2 صرف کاغذوں -- محدود ہیں۔ مسلسل بگڑتی ہوئی صورتحال کے* ب وجود* ی -- اپنی عوام کو تحفظ فراہم کرنے کی جا $ ٹھوس

اقدام اٹھانے میں* کام ہو چکی ہے۔

زیرِ Ã مقالہ غذائی تحفظ کے تصور کو زیرِ بحث لانے او* پ کستان میں عوام کی + گیوں پ اسکے ا ات کا جا ہ e کے لئے تحریر کیا H ہے۔اس مقالہ میں ملک میں غذائی عدم تحفظ کی وجوہات اور اس کے ملکی* دی پ مر $ ہونے والے ا ات پ وضا # سے روشنی ڈالی گئی ہے۔اس میں نہ صرف اس مسئلے کو زیرِ بحث لا* H ہے بلکہ* پ کستان میں غذائی عدم تحفظ کو گھٹانے کے لئے* قاعدہ تجاویز بھی دی گئی ہیں۔اس سلسلے میں غذائی تحفظ کے بڑھتے ہوئے مسئلے پ سیر حاصل تجزیہ پیش کرنے پ مظہر عارف کا شکریہ ادا کر* ہوں۔ یہ مقالہ واضح تصو پیش کر* ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور* پ کستان میں غذائی عدم تحفظ کو کم کرنے کی خاطر حقیقی اقدام اٹھانے کے لئے کیا پیش رفت کر h ہیں۔

محمد تحسین

ایگزیکٹو ڈائریکٹر

ساؤتھ ایشیا* پر ا * پ کستان

1-تعارف

وزیر اعظم شوکت عزیز نے اس سال* پانچ لاکھ ٹن گندم کی اضافی درآمد کی منظوری دے دی ہے* کہ بھارت کی منافع بخش منڈی تک رسائی حاصل کی جا سکے۔ گندم کی یہ درآمد ~ شعبہ کی جانب$ سے کی جائے گی اور اس کی ترسیل بحری راستے اور ریلوے کے ذریعے ہوگی۔ سال 07-2006ء میں گندم کی 23 ملین ٹن کی ایک بڑی فصل متوقع ہے۔ گذشتہ برس بھی گندم کی ایک بہتر فصل حاصل ہوئی تھی جو کہ 21.7 ملین ٹن تھی۔ (1)* ہم، گندم کی فاضل پیداوار ملک میں غذائی تحفظ کی ضمانت$ نہیں دیتی۔

ایک* پاکستانی شہری مقبول صا # کے مطابق پہلے ہم گندم برآمد کریں گے اور پھر بحران کے دوران ہمسایہ ممالک سے* پاکستانی گندم مہنگے داموں درآمد کریں گے۔ ایک دوسرے* باخبر شہری سلمان علی کا کہنا ہے کہ ماضی میں گندم کی برآمد اور پھر درآمد میں انتہائی بے ضابطگیاں برتی گئی ہیں۔ ہمارے ملک میں* . مافیا (جن میں وزراء* پارلیمنٹ کے* بااثر اراکین اور* . بشمول چند صنعتکار شامل ہیں) بہت مضبوط ہے اور اس+ بدعنوانی کے اصل { نتیجے ایک عام صارف کو بھگتنے پڑتے ہیں۔

حکومت صارفین کا* نام لے کر فیصلے کرتی ہے لیکن حقیقت میں ایسی برآمد/درآمد سے* . مستفید ہوتے ہیں نہ کہ صارفین۔ حالانکہ è خوراک کے عالمی آ . وں اور تقسیم کنندگان کے منافع خوری کے رجحان نے لوگوں کو اپنی بقا کے مسئلے سے دوچار کر* دیا ہے لیکن پھر بھی اس کے نتیجے میں سماجی اور سیاسی انقلا* بات کا پیدا ہو* لازمی ہے۔ یہ ایک ایسی تلخ حقیقت ہے جسے کار* . ری حضرات اور * پالیسی سازوں نے + دیدہ دانستہ طور پر Ã+ انداز کیا ہوا ہے۔ (2)

وافر خوراک کے ہوتے ہوئے غذائی عدم تحفظ پیدا کر* . ہی غذائی سیا - کا اصل کھیل ہے۔ اس حقیقت کے ہوتے ہوئے بھی کہ عالمی معیشت ایک غذائی افراط کی معیشت ہے، پھر بھی د* میں

تقریباً 86 کروڑÓں (جو کہ د* کی کل* دی کا 17 فیصد حصہ ہیں) روزانہ بھوک کا شکار ہو جاتے ہیں کیوè غذا- ان کی رسائی نہیں ہوتی۔آفات، امراض* جنگوں کے مقابلے میں مسلسل بھوک کے* (روزانہ* دہ افراد موت کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ اس دور میں ہو رہا ہے جس میں د* کی ساری* دی کو د* ر پیٹ بھر کر کھلانے کے لئے وافر خوراک موجود ہے۔خوراک پیدا کرنے اور اپنے خا* ان کو کھلانے پلانے کا* دہ کام عورتیں ہی سرا م دیتی ہیں۔اس کے * وجود دیہی علاقوں میں اکثر عورتیں بھوک کا شکار رہتی ہیں ۔ تی* یملکوں میں 80 فیصد خوراک عورتیں پیدا کرتی ہیں لیکن وہ خود صرف ا- فیصد زمین کی مالک ہیں۔(3)

بھوک کے تسلسل کا اہِ را یتعلق اس* ت سے ہے کہ خوراک اور خوراک پیدا کرنے والے ضروری قدرتی وسائل بھوک زدہ لوگوں کی رسائی اور اختیار سے* ہر ہوتے ہیں۔غذائی آزادی لوگوں کا حق ہے* کہ وہ اپنی غذا کے حصول اور زرا (کے* رے خود فیصلہ کرسکیں اور ملکی زرعی پیداوار اور اسکی تجارت کا تحفظ اور نگرانی کرسکیں۔خوراک- لوگوں کی رسائی اور اس پر ان کے اختیار کو جو عوامل متا*ثر کرتے ہیں ان میں شمال وجنوب کی عالمی تقسیم،مخصوص قومی* پالیسیاں،صنف، طبقہ،نسلی تقسیم اور دیہی وشہری تقسیم شامل ہیں۔

غذائی تحفظ کیا ہے؟

غذائی تحفظ ا- تصور ہے جو 1970ء کے ے کے وسط میں متعارف ہوا۔عالمی غذائی بحران کے وقت بین الاقوامی غذائی مسئلے کے* رے ہونے والی بحث میں ابتدائی طور پر جن عوامل پر توجہ مرکوز کی گئی ان میں C دی طور پر خوراک کی فراہمی کے مسائل، اس کی د7 بی کو یقینی بنا* اور کچھ حد- عالمی اور قومی سطح پر C دی غذائی اشیاء کی قیمتوں کا استحکام شامل تھے۔خوراک کی

فراہمی کےÂم اور بین الاقوامی اور اداراتی : شات کی وجہ سے عالمی غذائی معیشت کی+ لتی ہوئی صورتِ حال منظر عام پر آ گئی جو کہ اس بحران کو بڑھانے کا* (تھی۔ اس کے بعد بین الاقوامی مذاکرات کا عمل شروع ہوا جس کے نتیجے میں 1974ء میں عالمی غذائی کاÐنس منعقد ہوئی اور نئے اداراتی بندوبست طے کیے گئے جن میں معلومات، غذائی تحفظ کے فروغ کے لیے وسائل اور *پالیسی کے مسائل پر مذاکراتی فورموں کا احاطہ کیاH ۔(4)

1970ء کے , ے کے وسط کے واقعات کے بعد قحط، بھوک اور غذائی بحران کے مسائل پر بھی بہت جامع طور پر غور وخوض کیاH ۔ نتیجتاً غذائی تحفظ کی تعریفِ نو کی گئی جس میں تسلیم کیاH کہ اس سلسلے میں امکانی طور پر کمزور اور متاثرہ لوگوں کا کردار اے اہم پہلو ہے۔ اے تیسرا بلکہ انتہائی اہم عنصر جو کہ غذائی تحفظ کے* رے موجود نقطہÂ میں ترمیم کروانے کا* (بنا وہ یہ حقیقت تھی کہ سبز انقلاب کی تکنیکی کامیابیوں نے ایسی کوئی خود کارانہ اور تیز پیش رفت نہیں کی جو غر$ اور غذا کی کمی کی سطح کو پُراثر + از سے گھٹاتی ہو۔

* ضابطہ تعریف

1974ء کے عالمی: شات کے پیشÂ ابتدائی طور پر خوراک کی فراہمی کے حجم اور استحکام پر توجہ مرکوز کی گئی۔ 1974ء میں منعقد ہونے والی عالمی سر. اہی کاÐنس پر. ائے خوراک میں غذائی تحفظ کی یہ تعریف کی گئی:

> "غذائی کھپت کی یکساں توسیع کو. قرارر p اور غذائی پیداوار اور اس کے نرخوں کے @* ر پڑھاؤ میں توازن ر p کے لئے بلا تعطل C دی غذائی اشیاء کی عالمی سطح پر منا . فراہمی کا موجود ہو* ۔"

پسم+ ہ لوگوں کی غذا -- رسائی کے تحفظ کو شامل کرنے کے لئے 1983ء میں تنظیم۔ اۓ خوراک وزرا ﴿ (فوڈ اینڈ ا V یکلچرآ H, c) نے اپنے اس تصور میں مز+ توسیع کی جس کا مقصد یہ تھا کہ غذائی تحفظ کی طلب ورسد کے توازن پر مسا* ینہ توجہ مرکوز کی جائے:

"اس امر کو یقینی بنا* ی جائے کہ تمام لوگوں کو بلاتعطل اپنی ضرورت کی C ی دی خوراک -- مادی اور معاشی رسائی حاصل ہو"

1986ء میں عالمی بینک کی رپورٹ 'غر $ اور بھوک' میں غذائی عدم تحفظ کے ٹھوس محرکاتی تصور پر توجہ مرکوز کی گئی۔ عمومی طور پر تسلیم شدہ اس تصور میں دو طرز کے غذائی عدم تحفظ کو متعارف کر* ی H ۔ داE غذائی عدم تحفظ کا تعلق مستقل* ی ڈھانچہ جاتی غر $ اور کم آمدنی کے مسائل سے ہے جبکہ دوسرا عارضی غذائی عدم تحفظ ہے جو کہ قدرتی آفات، معاشی طور پر ڈھے جا* ی معاشی تصادم کے* ﴿ پیدا ہونے والے شد+ ی* ؤ کے ادوار سے ہے۔ غذائی تحفظ کے اس تصور کی مز+ اس طرح تشریح کی گئی:

"ا -- نو* اور صحت مند+ گی کے لئے تمام افراد کی منا خوراک -- بلاتعطل رسائی"۔

1990ء کی دہائی کے وسط -- غذائی تحفظ کو ا -- اہم معاملے کے طور پر تسلیم کیا H اور اس کے دا ہ کار کو وسیع کر کے فرد سے عالمی سطح -- ، ڈھا* ی H* ہم غذا -- رسائی سے مراد یہ لی جانے لگی کہ افراد کی منا غذا -- رسائی ہو۔ اس ضمن میں غذا میں پروٹین کی کمی کے متعلق مستقل سروکار دکھا* ی جانے لگا۔ لیکن غذائی تحفظ کی تعریف کو وسیع کیا H* کہ اس میں غذائی حفاظت اور متوازن غذائیت کو شامل کیا جائے۔ یہ اقدام ا -- نو* اور صحت مند+ گی ا ارنے کے لئے غذا کے ا۔ ائے ۔ کیبی اور خفیف غذائی ضرو* یت کے* رے دلچسپی ظاہر کر* ہے۔ سماج* ی ثقافتی طر j سے متعین ہونے غذائی ۔ جیح اب ا -- قابلِ لحاظ امر بن گئی۔

1996ء میں منعقد ہونے والی عالمی سربراہی کانفرنس میں ایک ایسی غذائی تحفظ کی تعریف اختیار کی گئی:

"انفرادی، خاندانی، قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر غذائی تحفظ تب حاصل ہوسکتا ہے جب تمام افراد کو بلا تعطل محفوظ اور غذائیت والی خوراک تک جسمانی اور معاشی رسائی حاصل ہو کہ وہ ایک فعال اور صحت مندانہ زندگی کے لئے اپنی خوراک کی ضروریات اور غذائی ترجیحات کو پورا کرسکیں"۔(5)

اس تعریف کو مزید غذائی عدم تحفظ کی کیفیت، 2001ء میں مزید بہتر کیا گیا:

"غذائی تحفظ ایک ایسی صورتِ حال ہے جو تبھی حاصل ہوسکتی ہے جب تمام افراد کو بلا تعطل کافی، محفوظ اور غذائیت والی ایسی خوراک تک جسمانی، سماجی اور معاشی رسائی حاصل ہو جو کہ ایک فعال اور صحتمندانہ زندگی گزارنے کے لئے ان کی غذائی ضروریات اور خوراک کی ترجیحات کو پورا کرے"۔

بنیادی طور پر غذائی تحفظ کو افراد سے متعلقہ ایک مظہر کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔

لہذا، **غذائی تحفظ** تبھی حاصل ہوسکتا ہے جب تمام افراد کو بلا تعطل کافی، محفوظ اور غذائیت والی ایسی خوراک تک جسمانی، سماجی اور معاشی رسائی حاصل ہو جو کہ ایک فعال اور صحتمندانہ زندگی گزارنے کے لئے ان کی غذائی ضروریات اور خوراک کی ترجیحات کو پورا کرے۔ خاندان کی سطح پر اس تصور کے اطلاق کو خاندانی غذائی تحفظ کہا جاتا ہے اور اس ضمن میں خاندان کے افراد مرکزی توجہ کے حامل ہوتے ہیں۔ اور **غذائی عدم تحفظ** کی صورتِ حال تب پیدا ہوتی ہے جب اوپر بیان کردہ طریقے کے مطابق لوگوں کی خوراک تک مناسب جسمانی، سماجی اور معاشی رسائی حاصل نہ ہو۔ عالمی، قومی اور مقامی سطح پر دستیاب خوراک کی مقدار اور اس کے معیار کو بہت سے عوامل عارضی

طویل مدت کے لئے متاثر کر h ہیں جن میں موسم، آفات، B، معاشرتی اO ر* دی اور اس میں ہونے والا اضافہ، زرعی سرا میاں، ماحول، سماجی رُتبہ اور تجارت شامل ہیں۔

ا- شخص کی منا . خوراک-- رسائی اور خوراک + نے کی اس کی استعداد کو اس کی عمر، رُتبہ، صنف، آمدن، جغرافیائی مقام، اور ± . متاثر کرتے ہیں۔. # خوراک کی قلت ہوتی ہے تو امیر لوگ بھوک کا سامنا نہیں کرتے بلکہ خوراک کی ان کی طلب قیمتوں میں اضافہ کر دیتی ہے اور غر $ لوگوں کے لئے غذا حاصل کر* بہت مشکل بنا دیتی ہے۔

غذائی عدم تحفظ کیوں ہے؟

کئی عوامل غذائی عدم تحفظ پیدا کرنے کی وجہ ہیں:

غر $: غر $ لوگوں کی منا . وسائل-- رسائی نہیں ہوتی کہ وہ معیاری خوراک پیدا کر سکیں * یا اسے + سکیں۔ غر $ کسانوں کے * پس عموماً چھوٹے کھیت ہوتے ہیں اور ان کا کاشتکاری کا طر i کار * دہ* . صلا A نہیں ہو*۔ وہ کھادیں اور دوسری زرعی مشینری بھی نہیں + h جس سے غذائی پیداوار محدود ہو جاتی ہے۔ اکثر وہ اپنے لئے کافی خوراک نہیں پیدا کر* پاتے اور فاضل خوراک @ کر آمدن پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں کم پیداوار دینے والی زمینوں پر کاشتکاری کرنے پر مجبور کر* یا جائے جس کے نتیجے میں مز+ ماحول کی تباہی کا خطرہ لاحق ہو* ہے۔ تمام لوگوں کے لئے منا . خوراک کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے غر $ کو کم کر* بہت اہم ہے۔

صحت: منا . کیلوریز اور غذائی ا.اء کے بغیر K نی جسم کمزور پڑ جا* ہے اور خوراک پیدا کرنے کے لئے درکار محنت کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اچھی صحت کے بغیر K نی جسم د7 یب

غذاء سے اچھی طرح تو* ئی حاصل نہیں کرسکتا۔ بھوک کی شکار ما N کمزور بچوں کو جنم دیتی ہیں جن کی بہتر نشوونما نہیں ہو* پاتی۔ ایسے بچے عموماً بیماریوں کا شکار رہتے ہیں، ان کی ذہنی صحت متا* ہوتی ہے اور ان میں بیماریوں کے خلاف مزاحمت بھی کم ہوتی ہے۔ آلودہ* پانی اور خوراک بیماریوں کی وجہ W ہیں جو کہ غذائیت کی کمی اور اکثر بچوں میں اموات کا* (W ہیں۔

***پانی اور ماحول:** غذائی پیداوار کے لئے بہت بڑی مقدار میں* پانی درکار ہو* ہے۔ ایک کلو گرام گندم کی پیداوار حاصل کرنے کے لئے ایک ہزار لیٹر* پانی کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ ایک کلو گرام چاول اگانے کے لئے* پانچ ہزار لیٹر* پانی درکار ہو* ہے۔ منا غذا پیدا کرنے کا براہِ راست تعلق منا مقدار میں* پانی کی د7 یابی سے ہے۔ غذا کی موجودہ د7 یابی کے لئے زمین کی زرخیزی کو بڑھاتے ہوئے* صلا A آبپاشی کا حصول اور ماحولیاتی نقصان کو گھٹا* بہت ضروری ہے۔ (6)

صنفی برابری: غذاء پیدا کرنے، اس کی دیکھ بھال کرنے، تجارت اور آمدن پیدا کرنے کے ذریعے عورتیں اپنے خا+ انوں کو خوراک اور غذائیت فراہم کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے* وجود ان کے کمتر سماجی اور معاشی رُتبے کی وجہ سے تعلیم و M، زمین کی ملکیت، فیصلہ سازی اور ساکھ-- ان کی رسائی محدود ہو جاتی ہے اور نتیجتاً غذاء-- ان کی رسائی اور غذاء استعمال کرنے کی ان کی صلا A کو بڑھانے کا عمل محدود ہو جا* ہے۔ غذائیت، غذائی تحفظ اور بیماریوں کی روک تھام کے* رے عورتوں کے علم کو بہتر کرنے کے سے خوراک کے استعمال کو بڑھا* یا جا سکتا ہے۔

آفات اور تصادم: خشک سالی، سیلاب، سمندری طوفان اور فصلوں کے کیڑے بہت تیزی کے ساتھ بوئی گئی* یا ذخیرہ کی گئی خوراک کا ملیامیٹ کر دیتے ہیں۔ تصادم بھی پیدا کی جا رہی* یا ذخیرہ

کی گئی خوراک کو گھٹا دیتے ہیں* یا تباہ کر دیتے ہیں۔ کسان* یا تو تحفظ کے لئے اپنی ز ¥ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں* یا لڑائی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پیداوار کے قابل زمین آتشی گوڑے کباڑ سے ٹ اب ہوسکتی ہے اور اسے د* رہ غذائی پیداوار کے قابل بنانے کے لئے اس ساری آلودگی سے* پاک کر* پڑ سکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ فوج* یا مخالف/ وہ ذخیرہ کی گئی غذا، بیجوں* یا مال مویشیوں کو* یا تو کھا لیں * یا تباہ کر دیں جس کے نتیجے میں لوگ طویل غذائی کمی کا شکار ہو h ہیں۔

"حکومت* پاکستان نے بلوچستان میں 84,000 علاقہ+ رہو چکے افراد کو غذائی بحران سے بچانے کے لئے اقوامِ متحدہ سے مداخلت کی درخوا - کی ہے۔ ان کی H+ یں بچانے کے لئے انہیں اپنے گھر* راور علاقے میں اپنے رشتے* طوں کو چھوڑ* پڑے گا۔ ماضی میں حکومت+ رونی طور پر صوبے میں علاقہ+ رہونے والے افراد کی موجودگی سے انکار کرتی رہی ہے اور امدادی/ وہوں کو ان کی امداد کرنے سے روکتی رہی ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ای- اعلی عہد+ ار کے مطابق+ رونی طور پر علاقہ+ رہونے والے جن 84,000 افراد کو غذائی بحران کا سامنا ہے ان میں 70 فیصد عورتیں اور بچے شامل ہیں (26,000 عورتیں اور 33,000 بچے)۔ کہا جا* ہے کہ کئی ہزار بچوں کی + گیوں کو خطرہ لاحق ہے۔ یہ ای- ہولناک حقیقت ہے کی شد+ غذائی کمی کے* (ای- بڑی تعداد میں بچے مر چکے ہیں۔ یونیسیف کی+ ازے سے معلوم ہوا ہے کہ+ رونی طور پر علاقہ+ ر ہونے والے افراد میں ہونے والی 80 فیصد اموات* پانچ سال- کی عمر کے بچوں کی ہیں۔ اس + ازے میں ابھی- علاقہ+ رہونے والے افراد میں خوراک کی کمی کے* (ہونے والی اموات کو ظاہر نہیں کیا H اور نہ ہی یہ بتا* H ہے کہ ان میں کتنی عورتیں اور بوڑھے افراد شامل تھے"۔ (ہفتہ وار پلس، اسلام* د، 29 دسمبر* 4 جنوری، 2007)

آبادی اور شہروں کا پھیلاؤ: آبادی میں اضافہ سے خوراک کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں پہلے سے زیرِ استعمال زمینوں پر زیادہ سے زیادہ پیداوار کے لئے دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ شہروں کا پھیلاؤ زرعی زمینوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے اور غذائی پیداوار سمیت زرعی پیداوار کم ہو رہی ہے۔

تجارت: بہت سے غریب ممالک امیر قوموں کی نسبت بنیادی خوراک بہت ارزاں پیدا کرتے ہیں لیکن تجارتی رکاوٹوں مثلاً منڈیوں سے دوری، قرنطینہ (معائنہ کی غرض سے اشیاء کو کچھ عرصہ کے لئے الگ تھلگ رکھنا) کے ضابطوں اور درآمدی ٹیکسوں کی وجہ سے انہیں امیر ملکوں کی برآمدی منڈیوں میں ایسے کسانوں سے مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے جنہیں بہت زیادہ سبسڈی دی جاتی ہیں۔

غذا کا حق: عالمی ڈیکلیئریشن برائے انسانی حقوق 1948ء کی شق 25 میں غذاء کے حق کا یوں احاطہ کیا گیا ہے:

1. احترام: ریاستیں غذاء کے حق کی خلاف ورزی سے لازماً پرہیز کریں یعنی عورتوں کے خلاف امتیاز نہ برتا جائے اور لوگوں کو زبردستی ان کی زمینوں سے بے دخل نہ کیا جائے۔ اس کا اطلاق بین الاقوامی سطح پر بھی کیا جا سکتا ہے یعنی ترقی یافتہ ممالک کی سرکاریں دانستہ طور پر تجارتی ضابطوں وغیرہ کے ذریعے دوسرے ملکوں میں شہریوں کے غذاء کے حق کی خلاف ورزی نہ کریں۔

2. حفاظت: تیسرے فریق اس حق کی خلاف ورزی سے لازماً پرہیز کریں۔ اور حکومتوں پر فرض ہے کہ وہ تیسرے فریق کے لئے ضابطے مقرر کرے۔ اس کا اطلاق کاروباری اداروں کی طرف سے ہونے والی خلاف ورزیوں، ضابطے مقرر کرنے والے اداروں یعنی جی ایم او پر اور مخالفانہ مسلح گروہوں پر ہوتا ہے۔

3. تکمیل: ریاستیں تمام لوگوں کے غذا کے حقوق کو ترقی پسندانہ طریقے سے پورا کرنے کے لئے لازمی طور پر مثبت اقدامات کریں۔ اس کا اطلاق غذائی تحفظ کی پالیسیوں، تجارتی معاہدات وغیرہ پر ہوتا ہے۔
غذا کے حق کو بین الاقوامی کنونشن برائے معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق (آئی سی ای ایس سی آر) (شق 11.1) عورتوں کے خلاف امتیاز کے خاتمے کا کنونشن (شق 14 جی/ایچ) اور کنونشن برائے حقوقِ اطفال (شق 24 سی) میں بیان کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1948ء کے عالمی ڈیکلریشن برائے انسانی حقوق (یو ڈی ایچ آر) اور آئی سی ای ایس سی آر کا اعادہ کرتے ہوئے توثیق کی ہے کہ ہر کسی کو حق حاصل ہے کہ اسے 'مناسب خوراک کے حق کی رُو سے اور تمام افراد کے بھوک سے آزاد ہونے کے بنیادی حق کے مطابق محفوظ اور معیاری غذا تک رسائی حاصل ہو تاکہ وہ بھرپور طریقے سے اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور قائم رکھنے کے قابل ہوں۔

اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد 56/155 بتاریخ 15 فروری 2002

آئینِ پاکستان:

* پاکستان کا آئین دفعہ 38 (ڈی) پاکستان کے شہریوں کو تمام بنیادی ضرورتوں بشمول خوراک کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ اس کے مطابق:

"ریاست ... تمام شہریوں کو بلاامتیاز ان کی صنف، ذات، ± تمام بنیادی ضروریات ... گی جیسا کہ خوراک، کپڑے، مکان، تعلیم اور علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرے گی اگر وہ ... توانی، بیماری یا بے روزگاری کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے یا عارضی طور پر اپنی روزی کمانے کے قابل نہ ہوں"۔

غذائی تحفظ کے ا. ۰اء: غذائی تحفظ کو تین C دی ا. ۰اء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنی غذا کی د 7 بی (غذا -- جسمانی رسائی)، غذا -- معاشی رسائی اور منصفانہ غذائی تقسیم۔ کچھ ماہرین کے مطابق غذائی تحفظ کا تیسرا .۰ وغذا * صلا A طر j سے استعمال ک** K نی جسم کا حصہ بنا ہے۔

غذائی د 7 بی: غذائی د 7 بی $ حاصل ہو سکتی ہے . # تمام افراد کو منا مقدار میں غذا تو اِ کے ساتھ د 7 ب ہو۔ اس قسم کی غذائی فراہمی کے ذرائع میں خا* ان کی طرف سے کی جانے والی اپنی پیداوار، د V گھر W کا م کاج، تجارتی سرا میاں * امدادی طور پر دی جانے والی خوراک شامل ہیں۔

غذا -- رسائی: غذا -- رسائی کو اس وقت یقینی بنا * جا سکتا ہے . # خا* ان اور خا* ان کے افراد منا معاشی وسائل کے مالک ہوں کہ وہ خا* ان کی غذائی ضرو* یت کو پورا کر سکیں۔ لہذا، غذا -- رسائی کا تعلق C دی طور پر جسمانی طور پر رسائی کے ساتھ ساتھ خا* ان کی آمدن، اس آمدن کی خا* ان میں تقسیم اور غذا کی لاَ -- سے ہے۔ غذا -- معاشی رسائی کا مطلب ہے کہ غذائی ضرو* یت کو منا ڈھنگ سے پورا کرنے کے لئے غذا کے حصول کے لئے ذاتی * خا* ان کی طرف سے اٹھنے والی لاگتیں ایسی سطح -- رہیں کہ د C V دی ضرورتوں کا حصول خطرے میں نہ پڑ جائے * ان پر سمجھوتہ نہ کر* نہ پڑے۔

غذا کا استعمال * پیچ: غذا کی د 7 بی اور غذا -- معاشی رسائی اکیلے طور پر غذائی تحفظ کو یقینی نہیں بنا سکتی کیو è غذا کو پیچ بھی اس سلسلے میں بہت اہم ہے۔ اس کا ا -- پبلک ہیلتھ کا پہلو ہے اور W پی کے صاف * پانی اور منا نکاسئ آب -- رسائی کے ساتھ ایسی خوراک کا متقاضی ہے جو منا تو* ئی اور ضروری غذائیت بخشے۔ غذاء کو پچانے کا انحصار غذاء کو ذخیرہ کرنے اور اسکی دیکھ بھال کرنے کے طر h ں کا علم ر p ، غذائیت کے C دی اصولوں، بچوں کی منا دیکھ بھال اور بیماریوں سے è سے بھی ہے۔ (7)

مساوی*ینہ غذائی تقسیم: حالاè د* میں تمام لوگوں کو غذائی تحفظ فراہم کرنے کے لئے منا . وسائل موجود ہیں لیکن تمام افراد خصوصاً غریبوں کے منا . حصہ کو یقینی بنانے کے لئے* پالیسیوں اوررویوں میں تبدیلیاں لا*، ضروری ہے۔ خصوصاً* پاکستان کے پس منظر میں مساوی*ینہ تقسیم ای اہم معاملہ ہے جہاں پ کہ زمین کی ملکیتیں اور آمد*ں نسبتاً بہت *یدہ غیر مساوی*ینہ ہیں۔ یہاں پ آمدنی اورK نی‚ تی کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں اور صوبوں کے مابین مجموعی‚ تی میں وسیع فرق موجود ہے۔ کچھ صوبوں میں نسلی تقسیم کی وجہ سے درونِ صوبہ عدم مساوات بہت حساس معاملہ بن گئی ہے جو کہ ای ’ہم نسلی‘ سماج میں اتنا حساس مسئلہ نہ ہوتی۔ (8)

2-زرا (اورغذائی تحفظ

زمین اور* پانی بنی نوع K ن کے لئے اہم قدرتی وسائل ہیں۔ د* کی* دی میں مسلسل اضافے کے ساتھ ساتھ غذا، ریشے اور مکا* ت کی ضرورت بھی بڑھ رہی ہے۔ شہروں کا تیزی سے بڑھتا ہوا پھیلاؤ، مسلسل کاشتکاری، فوسل ایندھن کا بڑھتا ہوا استعمال، کھادیں اور کیڑے مار زہریں قدرتی وسائل اور ماحول کو آلودہ کر رہے ہیں۔

غذائی پیداوار کا C دی طور پر زمین اور* پانی کے وسائل پر انحصار ہے۔ د* میں 90 فیصد چاول اور 43 فیصد گندم ایشیاء میں پیدا اور استعمال ہوتے ہیں۔ چاول اور گندم اگانے کا Âم جنوبی ایشیاء اور مشرقی ایشیاء کے کچھ علاقوں کا بڑا فصلی Âم ہے جسے کہ خصوصی انتظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس انتظام میں موجود فرق اور ان کی کاشتکاری کے روائتی اور ثقافتی طرh ں کے* (چاول اور گندم کا Âم جمود کا شکار ہو رہا ہے اور اس کی* پ Gاری کو خطرہ لاحق ہے۔

1960ء کی دہائی کے سبز انقلاب کے دوران فصلوں کی نئی اقسام اور کیمیائی کھادوں کے متعارف ہونے کے نتیجے میں فصلوں کے جھاڑ میں اضافہ ہوا لیکن شدت کے ساتھ ہونے والی کاشتکاری کی وجہ سے کھادوں اور زہروں کے استعمال میں اضافے، زمین کے انتظام کے روائتی طرh ں اور زرعی* پانی کے غیر منا . استعمال کے نتیجے میں زمین اور* پانی کے وسائل ا z ط+ پذیر ہو گئے ہیں جس کے* (فصلوں کی پیداوار بہت گھٹ گئی ہے۔ وسیع زرخیز علاقے سیم اور تھور کا شکار ہو گئے ہیں اور چھوٹے کاشتکاروں کو غذائی طور پر+ غیر محفوظ بنا* H ہے۔

*پکستان میں زرا (· :

زرا (· کو* پکستان کی معیشت کا مرا ی ستون سمجھا جا* ہے۔ اکنامک سروے آف *پکستان 2001-2002 کے مطابق کل جی ڈی پی کا تقریباً چوتھا حصہ اور کل 5 زمتوں کا 44 فیصد حصہ زرا (· سے پیدا ہوا*۔ پکستان کی 67 فیصد سے بھی *زیدہ دیہی *بادی اپنے روزگار کے لئے بلا واسطہ** بلواسطہ طور پر زرا (· سے وابستہ ہے۔ زرا (· کو کچھ ہو* ہے تو غر$ دیہاتی لوگوں کا روزگار اور ان کا غذائی تحفظ لازماً متا* ہوگا۔ جی ڈی پی میں زرا (· کا حصہ 1969-70 میں 38 فیصد تھا جو کم ہو کر 2001-02 میں 28 فیصد H رہ گیا ہے۔ زرا (· کے زوال اور روزگار کے کم ہوتے ہوئے مواقعوں کی وجہ سے دیہاتی علاقوں میں غر$ میں اضافہ ہوا ہے۔(9)

زرا (· ا یہ اہم شعبہ ہے جو کہ ملک کی تیزی سے بڑھتی ہوئی *بادی کو غذا فراہم کر* ہے۔ *بادی میں اضافہ کی 2.23 فیصد شرح کے ساتھ ملکی *بادی میں ہر سال 30 لاکھ افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ *پکستان میں غذائی تحفظ کے *رے اقوام متحدہ کی رپورٹ 2000ء کے مطابق پچھلے پچاس سالوں (1948* 2000) سے بھی *زیدہ عرصہ میں *بادی میں چار H اضافہ ہوا ہے لیکن اس دوران *پکستان کی بڑی غذائی فصل گندم کی پیداوار میں صرف 2.9 H اضافہ ہوا ہے۔ لیکن *پکستان ا V یکلچر ^ چ کو ± کا دعوی ہے کہ 1948* 2006ء کے دوران ملک میں گندم کی پیداوار میں 647 فیصد (6.4 H سے بھی *زیدہ) کا اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ اس دوران زیرِ کا * علاقے میں 210 فیصد اضافہ ہو ہے۔ ملک میں گندم کی سالانہ کھپت تقریباً 21.3 ملین ٹن ہے۔

*پکستان میں زرعی پیداوار کا بڑا حصہ فصلوں کی پیداوار پر منحصر ہے جو کہ سا * قیمتوں کے حوالے سے زرعی جی ڈی پی کا تقریباً 61 فیصد C ہے۔ اس میں مال مویشیوں کا حصہ لگ بھگ 35 فیصد C ہے۔ ماہی پروری اور جنگلات جی ڈی پی کا تقریباً 4 فیصد حصہ W ہیں۔ *پکستان میں چار بڑی

فصلیں ہوتی ہیں یعنی گندم، چاول، کپاس اورH ۔ چھوٹی فصلوں میں پھل، سبز*یں، دالیں اور تیل دا@ اہم ہیں۔ 1960ء کی دہائی سے اب -- گندم، چاول، کپاس اور پولٹری کی مصنوعات میں کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔ حالا è ابھی -- *ج کی پیداوار میں خود انحصاری حاصل نہیں ہوئی لیکن چاول اور کپاس ملک کی. آمدات کا ا- .ڑا حصہ ہیں۔

1990-91 اور 1999-2000 کے دوران .ڑی فصلوں کی پیداوار میں صرف 2.87 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا۔ چھوٹی فصلوں اور مال مویشیوں کی پیداوار بھی 1990ء کی دہائی میں بہتر رہی لیکن ماہی. وری اس دوران کم رہی۔ جنگلات کی حفاظت کی خاطر 1997-98 میں جنگلات کاٹنے. لگائی جانے وا* پابندی کے* . (اس شعبہ سے آمدن کم ہوگئی۔ گندم کی پیداوار میں کمی بیشی آتی رہی ہے۔ یہ پیداوار 1990-91 میں 14.54 ملین ٹن تھی جبکہ 2005-06 میں یہ 21.5 ہوگئی۔ گندم، چاول اور کپاس کی مقابلتًا کامیاب کہانی کا اطلاق گنے کی کا ش -. نہیں ہو* جس کی پیداوار میں اضافہ اس کے زیرِ کا ش - رقبے میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ یہ رقبہ 1948ء میں 190,00 ہیکٹر تھا جو کہ 1998-99 میں 1.16 ملین ہیکٹر ہH ۔ 1999-2000 میں اس رقبے میں ا- ملین ہیکٹر کی کمی ہوئی۔ گنے کی پیداوار لگ بھگ یکساں رہی۔

تیل آور بیجوں کے معاملے میں یہ ملک پہلے خود انحصار تھا لیکن اب یہ خوردنی تیل کا ا- بہت .ڑا درآمد کنندہ بنH ہے۔ 2000ء میں ملکی ضرورت کا 65 فیصد خوردنی تیل درآمد کیاH ۔ 1948ء سے مکئی کا زیرِ کا ش - رقبہH ہوا ہے لیکن اس کی پیداوار میں خاطر خواہ بہتری نہیں دیکھنے میں آئی جس کی وجہ *یدہ جھاڑ دینے والی اقسام کا نہ ہو* ہے۔ اور صوبہ سرحد میں *ید. مکئی کی فصل* . رانی علاقوں میں کا ش - کی جا رہی ہے۔[10]

* پکستان میں گندم کی پیداوار، جھاڑ اورنو یکا ش ت رقبہ

سال	رقبہ (ملین ہیکٹر)	پیداوار (ملین ٹن)	جھاڑ (کلوگرام/ہیکٹر)
1999-00	8.463	21.079	2491
2000-01	8.261	19.018	2302
2001-02	8.058	18.226	2262
2002-03	8.034	19.183	2388
2003-04	8.216	19.500	2375
2004-05	8.358	21.612	2586
2005-06	8.303	21.700	2614
2006-07	8.459	23.031	2723
اوسط	8.219	19.879	2420

ما: :وزارتِ خوراک، زرا (اورلائیوسٹاک، فیڈرل بیوروآف سٹیٹسٹکس

C یدی خوراک کے طورپ گندم ا یک . سے اہم فصل ہے اور ملک کے ہر علاقے میں اس کی وسیع رقبےپ کا ش ت کی گئی۔ 2006-07ء میں یہ رقبہ 8.459 ہیکٹر تھا۔ زرا (کے شعبہ میں اس کی اضافی قدر 13.3 فیصد تھی جبکہ جی ڈی پی میں 3 فیصد۔ د7 یب نہری* پ نی کے علاقوں میں ,ت قی پسند کسان 6 سے 7 ٹن فی ہیکٹر فصل لے رہے ہیں۔ لیکن* ب رانی کی مقدار کے حوالے سے کسان 0.5 سے 1.3 ٹن فی ہیکٹر جھاڑ لے رہے ہیں۔ نہری* پ نی والے علاقوں میں* پ نی کی مقدار اور دV عوامل کے حوالے سے 2.5 سے 2.8 ٹن فی ہیکٹر پیداوار حاصل کی جا رہی ہے۔

ملک میں گندم کی پیداوار میں تقریباً 60 فیصدی کا خلا موجود ہے جس کو گھٹانے کی ضرورت ہے۔ 1 ملک میں گندم کی پیداوار صلا A سے کافی کم ہو رہی ہے۔ کم پیداوار اور عدم استحکام کی

ہ‍ڑی وجہ یہ ہے کہ ‍ ‍یف کی فصلیں جیسے کہ کپاس H اور چاول کی کٹائی* خیر سے ہوتی ہے جس کے نتیجے میں گندم کی بوائی ہ‍ ‍ی سے ہوتی ہے۔ دV عوامل میں بہتر وسائل کی غیر د7 ‍ ‍بی جیسا کہ اچھے@ ،کھادوں* منا ‍ ‍ ‍ استعمال، جڑی بوٹیوں کی_ ‍ ، نہری* ‍ ‍نی کی کمی* ‍ ‍رانی علاقوں میں خشک سالی، موسمی حدت، زمین کی ‍ ‍ابی اور غیر منا ‍ ‍ ‍ توسیعی: ‍ ‍مات شامل ہیں۔ مز+ ‍ ‍یہ کہ توسیعی: ‍ ‍مات کے کمزور Â م کی وجہ سے کسان ‍ +‍ ‍ٹیکنالوجی سے آگاہ نہیں ہیں۔ (11)

دیہی لوگوں کا غر$ ‍ ‍ رہنا:

* ‍ ‍کستان میں دیہی غر$ ‍ ‍کے* ‍ ‍رے عالمی بینک کی ‍ ‍یل 2007ء کی رپورٹ بتاتی ہے کہ پچھلی صدی کے دوران* ‍ ‍کستان نے دڑ* ‍ ‍ئے سندھ کے* ‍ ‍نی کا بھرپور استعمال کیا ہے* کہ نہری* ‍ ‍نی کے ای ہ‍ ‍ڑے زرعی شعبے کو ‍ ‍وان ‍ ‍ڑھا* ‍ ‍جائے جو کہ اس کی معیشت کی ‍ ‍ڑھ کی ہڈی ہے۔ لیکن ملک معاشی عدم مساوات اور جغرافیائی* ‍ ‍ی میں بٹا ہوا ہے جو کہ ای ‍ ‍مسلسل تشویش* ‍ ‍ک* ‍ ‍ت ہے۔ یہ عوامل ملک میں امکانی طور ‍ ‍عدم استحکام پیدا کر رہے ہیں۔ اس قسم ک آفتوں کا زرعی شعبہ میں خاص طور ‍ ‍اظہار ہو* ‍ ‍ہے کیو è ‍ ‍دو ‍ ‍دیہاتی غریبوں کو زمین اور نہری* ‍ ‍نی -- ‍ ‍رسائی نہیں ہے۔

ای ‍ ‍دہائی کی درمیانے درجے کی ‍ ‍تی کے بعد* ‍ ‍کستان کی دیہی غر$ ‍ ‍میں بہت کم تبد~ واقع ہوئی ہے اور وہ بھی کوئی طویل نہیں ہے۔ پچھلے کچھ سالوں کی شا+ ‍ ‍ارکامیابیوں کے* ‍ ‍وجود ابھی -- خوشحالی کی کوئی صورت حال موجود نہیں ہے۔ تقریباً 35 ملین دیہی عوام غر$ ‍ ‍کا شکار ہیں جو کہ * ‍ ‍کستان کے غریبوں کا 80 فیصد W ‍ ‍ہیں اور 05-2004ء کے دوران دیہی غر$ ‍ ‍کی سطح ابھی -- 1990ء کی دہائی کی سطح ‍ ‍ہی ہے اور کافی بہتری کے* ‍ ‍وجود صحت اور تعلیم سے متعلق بہبودی اقدامات جنوبی ایشیاء کے دوسرے ممالک کی نسبت کم ہیں* ‍ ‍کستان میں بچوں کی شرح اموات ہر

1000 ✚ ہ پیدائیشوں کے مقابلے میں 82 ہے (دیہی علاقوں میں یہ تعداد 88 ہے) جبکہ بھارت میں 62، بنگلہ دیش میں 56 اور سری d میں یہ تعداد 12 ہے * پ کستان میں پ ائمری کی سطح پ لڑکیوں کی شرح داخلہ صرف 48 فیصد ہے (دیہی علاقوں میں یہ شرح 41 فیصد ہے) جبکہ بھارت میں یہ شرح 86 فیصد ہے۔

1999-2000 * 2004-05 طویل مدتی زرعی جی ڈی پی فی کس پ قیاتی شرح سالانہ 0.3 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ مجموعی آمدنی میں بہتری کی پ ی وجہ بیرون ممالک سے (کارکنوں کی رقوم سمیت) ~ طور پ ہونے والی رقوم کی غیر متبادلہ منتقلی میں ہونے والا اضافہ ہے۔ 2005-06 -- یہ منتقلی اتنی ہے کہ * پ کستان میں ہر فرد کے حصے اوسطاً 3 ہزار روپے آتے ہیں۔ یہ رقوم زرعی * لائیو سٹاک کی حقیقی پیداوار کے دو تہائی حصہ سے بھی * دہ ہیں۔ اس آمدن کا کچھ حصہ تو دیہی خا+ انوں کے کام * ہے * اسے دیہی اور چھوٹے شہروں کی مصنوعات اور مات پ چ کیا جا * ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس آمدن کے پ ھنے کی موجودہ شرح مستقبل میں قائم نہ رہے۔ (12)

دیہی غری$ کون ہیں؟

حالا è زرا (دیہی معیشت کا مرا ہے لیکن * پ کستان کے دیہی غریبوں کی اکثر$ نہ تو مزارع ہے اور نہ ہی R ں کی مالک۔ 2004-05ء میں دیہی فی کس ا اجات کی تقسیم کے 40 فیصد حصہ میں کسان (مالک اور مزارع دونوں) خا+ انوں کی تعداد صرف 43 فیصد ہے۔ زرعی مزدوروں کو چھوڑ کر دیہی غریبوں میں آدھے سے بھی * دہ (52 فیصد) ایسے خا+ ان ہیں جو R ں پ کام نہیں کرتے۔ دیہی خا+ انوں کی آمدنی میں مجموعی طور پ زرا ((بشمول فصلوں کی پیداوار اور لائیو سٹاک) سے حاصل ہونے والی آمدن صرف 40 فیصد ہے۔ دیہاتی غریبوں کی 40 فیصد تعداد زرا (سے اپنی صرف 30 فیصد آمدن حاصل کرتے ہیں۔

چھوٹے کسانوں کو معیشت دان، ٹیکنوکر $ * پالیسی ساز، اور شہری دانشو ر بڑے عرصے سے ا ی
+ قسمت طبقے کے طور دیکھتے آئے ہیں۔ انہیں ا ی غیر متحرک شے سمجھ لیا H تھا جسے کہ اشرافیہ
اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتی ہے۔ لیکن اب یہ طبقہ سرمایہ دارانہ، اشتراکی اور " قیاتی '
Â موں کی مزاحمت کرر ہا ہے جو کہ اسے بُرے حالات میں رکھنا چاہتے ہیں۔ کارل مارکس کے
کہنے کے مطابق یہ سیاسی طور * شعور طبقہ اے خود بن H ہے۔ اور ڈائکن طامس کے کہنے
کے مطابق اب یہ کسان سہانے خوابوں سے دھوکہ کھانے والے نہیں ہیں۔ اکیسویں صدی میں
ہونے والی پیش رفتوں کی وجہ سے روائتی " قیاتی Â * یت کو جھٹلا * H ہے۔ * کیمپنا جیسے کسان
اَ وہوں کے احتجاج کا مطلب اب ماضی کی طرف لوٹنا نہیں ہے۔ جیسے جیسے ماحولیات کا بحران
بڑھتا جا رہا ہے اور شہری صنعتی + گی سماجی طور + انتظامی کا شکار ہو رہی ہے یہ * $ ہو رہی
ہے کہ کسانوں کی تحریکیں نہ صرف کاشتکاروں بلکہ ان . کے لیئے مفید * $ ہو رہی ہیں جو ا ی
ایسے * کارہ + Â م کے مہلک { ئج سے خطرہ محسوس کر رہے ہیں جو پیداوار، مقامی لوگوں اور
+ گی کو منظم کر رہا ہے۔

والڈن بیلو

* پاکستان میں R ل ر کام نہ کرنے والے غریبوں کی اکثر $ اور چھوٹے کسانوں کی غر $ کی
ا ی بڑی وجہ یہ ہے کہ زمین کی تقسیم اور * پانی -- رسائی انتہائی غیر مسا * نہ ہے۔ 2000ء کی
زرا { شماری کے مطابق دیہاتوں میں صرف 37 فیصد لوگ زمین کے مالک ہیں اور زمین کے
ان مالکوں میں 61 فیصد ایسے افراد ہیں جن کے * پاس * پانچ ایکڑ سے بھی کم زمین ہے جو کل زمین کا
15 فیصد حصہ " ہے۔ قابلِ استعمال * پانی -- رسائی بھی بہت غیر مسا * نہ ہے جس کے نتیجے میں
نہری زمینوں کے مقابلے میں خشک * رانی زمینوں سے کم پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ

ساتھ نہروں کے* لائی علاقوں کی نسبت نہروں کے ٹیل کے علاقوں میں اور میٹھے* پنی والے علاقوں کی نسبت کھارے زE* پنی والے علاقوں میں پیداوار کم ہوتی ہے۔فصلوں کی پیداوار خصوصاً نہری * پنی سے ہونے والی کاشتکاری کی آمدن کا. اوِرا ۔ و.ڑا حصہ امیر کسانوں کو ہی ملتا ہے۔(13)

زرعیۃ قی ہی کافی نہیں ہے:

عالمی بینک کی رپورٹ مر+ بتاتی ہے کہ دیہی غر.$ کو تیزی سے کم کرنے کے لئے زرعیۃ قی ضروری ہے لیکن یہ ا- ایسی شرط نہیں ہے جس پ مکمل اکتفا کیا جا سکے۔چھوٹے کسانوں کی آمدنی و.ڑھانے اور غیر زرعی اشیاء اور: مات کی طلب میں اضافہ کرتے ہوئےۃ قیاتی روابط استوار کرنے کے لئے زرعیۃ قی کی اہمیت اپنی جگہ قائم ہے۔لیکن* پکستان کے اکثر دیہاتی علاقوں میں دیہی غر.$ پ زرعیۃ قی کے روابط کےاِ ث ات اچھی طرح مر$ نہیں ہو رہے جس کی دو وجوہات ہیں۔ جس میں پہلی یہ ہے کہ دیہی علاقوں میں حاصل ہونے والی* دوۃ آمدن شہری اشیاء اور: مات کے حصول پ صرف ہو جاتی ہے۔دوسرے یہ کوۃ قیاتی روابط کے نتیجے میں حاصل ہونے والی غیر زرعی دیہی آمدنی اور روزگار کے فو+ دیہاتی غریبوں کی ا- و.ڑی تعداد میں.$ جاتے ہیں۔

* پکستان کے دیہی اور چھوٹے شہروں کے غیر زرعی شعبہ کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے جس کا تعلق خصوصی طور پ قرضوں-- رسائی اور غیر منا . C دی ڈھانچہ سے ہے۔جنوبی ایشیاء کے دV ملکوں کی طرح* پکستان کے دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں غیر زرعی شعبC دی طور پ گھرW سطح کے چھوٹے کار* ر پ مشتمل ہ* ہے جس میں فی کار* رتقریباً دو کارکن شامل ہوتے ہیں۔ منا . سڑکوں کے نہ ہونے کی وجہ سے رسد و رسائل کی لاَ ۔ و.ڑھ جاتی ہے اور منافع کم ہو جا* ہے۔بجلی کی قابلِ بھروسہ فراہمی کے نہ ہونے کی وجہ سے پیداوار محدود ہو جاتی ہے کیوè دیکھاH

ہے کہ دیہی کارو* رکو مہینے میں تقریباً 20 دن بجلی کی بندش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ صورت حال بجلی کی ~ پیداوار کا بھی تقاضہ کرتی ہے۔

مزید یہ کہ دیہاتوں سے شہروں کی طرف بڑی تعداد میں Ü مکانی اور دیہی و شہری معیشت کے تیزی سے ہم آہنگ ہونے کے عمل سے K نی سرمایہ کو بڑھانے کی اہمیت اجاگر ہوگئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس عمل کے نتیجے میں زرعی پیداوار کی* پالیسیوں اور دیہی غیر زرعی شعبہ کو ترقی دینے کی اہمیت بھی بڑھ گئی ہے۔ اکثر ایشیائی ملکوں کی طرح* پاکستان کی معیشت C یدی تبد ~ کے عمل سے گزر رہی ہے جس میں شہروں کا بڑھتا ہوا پھیلاؤ اور دیہی، شہری اور بین الاقوامی منڈیوں کے @ بڑھتے ہوئے روابط شامل ہیں* پاکستان کی تقریباً دو تہائی* دی دیہی علاقوں میں بستی ہے جہاں پر شہروں کی نسبت اوسطاً فی کس اخراجات 31 فیصد کم ہیں (جو کہ 2004ء میں 1259 روپے فی مہینہ اور 2005ء میں 1818 روپے فی مہینہ ہیں)۔(14)

3-غذائی غر$

پ کستان میں غذائی عدم تحفظ غر$ اور غذا کی عدم د7 یی کی دین ہے۔غذائی غر$ کی اصطلاح عام طورپ کسی ملک میں غر$ کے ساتھ ساتھ غذائی تحفظ کی سطح کو متعین کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔پچھلی دو دہائیوں یعنی 1987 2007ء-- ملک میں غذائی غر$ کی صورت حال ظاہر کرتی ہے کہ تقریباً ا- تہائی خا+ ان غذائی غر$ کی لکیر سے نیچے رہ رہے ہیں اور ان کی غذائی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں۔غذائی غر$ کی سطح شہری علاقوں (26 فیصد) کی نسبت دیہی علاقوں (35 فیصد) میں *یدہ ہے*۔ ہم، فی کس کیلو ی کی کھپت کے سلسلے میں شہری اور دیہی علاقوں میں کوئی *یدہ فرق نہیں ہے۔اس ضمن میں چاروں صوبوں کے درمیان بھی کوئی خاص فرق نہیں ہے۔اصل مسئلہ ان تمام زمروں اور حتیٰ کہ ا- ہی خا+ ان کے افراد کے@ غیر مسا*ینہ غذائی تقسیم ہے۔

1998-99ء کے قومی خا+ ان سروے سے معلوم ہو* ہے کہ خا+ ان کی آمدنی عموماً مارکیٹ سے غذائی اشیاء +نے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔پیدا کی جانے والی اور استعمال کی جانے والی غذائی اشیاء کی قدر خا+ ان کی کل ماہانہ ا اجات کا تقریباً 19 فیصد ہے۔کام کے عوضانے کے طور پ ملنے اور صرف ہونے والی غذائی اشیاء ا- فیصد سے بھی کم ہیں۔سروے سے معلوم ہو* ہے کہ عام طورپ تنہا رہنے والے معذور ضعیف اور بیوا N ہی وہ لوگ ہیں جو *ید و غذائی امداد حاصل کرتے ہیں جو کہ انہیں ان کے رشتہ داروں اور ہمسایوں سے ملتی ہے۔

استعمال ہونے والی غذائی اشیاء کے حصول کے طر i کار میں Cیدی فرق دیہی اور شہری علاقوں کے مابین ہے۔شہری علاقوں میں رہنے والے خا+ ان اپنی آمدنی مارکیٹ سے غذائی اشیاء +نے میں صرف کرتے ہیں جبکہ دیہی خا+ ان اپنی ضرورت کی خوراک کا ڑا حصہ خود پیدا

کرتے ہیں۔ دوسرا بڑا فرق دیہی علاقوں میں غریب خاندانوں اور ایسے خاندانوں کے@ ہے جو غریب نہیں ہیں۔ ایسے خاندان جو غریب نہیں ہیں کی بڑی تعداد کی زرعی زمین تک رسائی ہے۔ جو غذائی اشیاء وہ پیدا اور استعمال کرتے ہیں وہ ان کے کل ماہانہ غذائی اخراجات کا 48.4 فیصد ہے۔ غریب دیہی خاندانوں کے ضمن میں یہ حصہ 30 فیصد ہے۔

پاکستان کی دیہی آبادی کی غذا تک رسائی

رسائی کا علاقہ	پنجاب	صوبہ سرحد	سندھ	بلوچستان	شمالی علاقہ جات	آزاد جموں کشمیر	فاٹا	کل
اضلاع								
انتہائی کم	5	17	6	15	5	1	7	56
کم	7	5	4	5	-	1	-	22
بہت کم	6	-	4	5	-	2	-	17
درمیانی	5	1	2	-	-	1	-	9
اعلیٰ	11	1	1	1	-	2	-	16
کُل	34	24	17	26	5	7	7	120

ایف ایس اے 2000

سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غذا کے حصول کا تعلق غربت سے اور خاندانوں کی زرعی / غیر زرعی حیثیت سے بھی ہے۔ غریب اور غیر زرعی خاندان عام طور پر اپنی ضرورت کی خوراک خرید کر حاصل کرتے ہیں جبکہ زرعی خاندان بظاہر بہتر حالت میں ہیں کیونکہ وہ اپنی ضرورت کی خوراک کا بڑا حصہ خود پیدا کرتے ہیں۔ نچلے اور درمیانے سماجی معاشی گروہوں میں غذائی کمی کی

موجودگی میں کوئی قابلِ ذکر فرق نہیں ہے لیکن اونچے سماجی-معاشی اَ وہوں میں یہ کافی (26 فیصد) کم ہے۔اس سے* $ ہو* ہے کہ نچلے اور درمیانے اَ وہوں کی قوتِ + ی کی کمی ہے جوان کی غذائی کھپت کی سطحوں میں رکاوٹ ہے۔جبکہ اونچے سماجی-معاشی اَ وہوں میں غذائیت کے* رے منا تعلیم کی کمی اس کی C ی دی وجہ ہے۔(15)

منڈی کے عالمی W کے ساتھ اس سے وابستہ اَ راوقات کے وسیلے زرا (کے Ö سے قوّتِ + ی کو۔ وُئے کارلا* ہی ا ی- ایسا غا طر i ر H ی ہے جس سے غذا حاصل کرنے کا مستحق ہوا جا سکتا ہے اور نتیجتاً، قوّتِ + ی نہ ر p والے ہی وہ لوگ ہیں جنہیں بہتات کی د* میں بھوکا رہنا ہے۔

امریتا سین

4- دیہی* پ کستان میں غذائی عدم تحفظ

غذائی عدم تحفظ اور نتیجتاً غذائی غر$ میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجوہات میں دV مسائل کے علاوہ ا. توں کی نسبت منڈی میں غذائی اشیا کی قیمتوں میں تیزی سے ہ* ہوا اضافہ، غذا کی غیر مسا* نہ تقسیم، عوامی شعبہ کی سُست- تی اور تنزل* زمین اور آبی وسائل ہیں۔

ادارہ. ا* پ G ا- تی* پ لیسی (ایس ڈی پی آئی) اور اقوام متحدہ کے عالمی پ ا امہ. ائے خوراک (ڈبلیو ایف پی) کی جا$ سے منعقد کئے جانے وا* پ کستان کے تجزیہ. ائے غذائی تحفظ (ایف ایس اے) میں اس عام رائے سے اتفاق نہیں کیاH ہے کہ* پ کستان کو نچلے سطح پ معتدل غذائی تحفظ حاصل ہے۔ ایف ایس اے کی تحقیق کے { ئج اس دلیل کو تقو$ دیتے ہیں کہ * پ کستان میں نچلی سطح پ دکھائی جانے والی تصو- سے وہ بھوک کہیں* دہ ہے جوÃ وں سے اوجھل ہے۔ تحقیق میں بتاH ہے کہ اُ گندم کی سالانہ اوسط پیداوار 18 ملین ٹن پ رہے تو. ڑھتی ہوئی * دی کے* وَ اور اس کے نتیجے میں خوراک کی طلب کے پیشِ Ã صرف گندم کے معاملے میں سالانہ 3.2 ملین ٹن کمی کا سامنا کر* پڑے گا۔

دیہی* پ کستان کے لئے 2003ء کا تجزیہ. ائے غذائی تحفظ کا انعقاد جون 2003* جون 2004ء- کیاH ۔ اس کا تجزیہ متعلقہ مظاہر اور غذائی تحفظ کے ایسے تین فیصلہ کن عوامل کی C د پ د7 ب اعداد و شمار کی روشنی میں پیش کیاH جن میں غذا- جسمانی رسائی (د7 بی)، غذا- معاشی رسائی اور مؤ* حیاتیاتی استعمال (غذا کو پچ*) شامل ہیں۔ اس سے حاصل شدہ { ئج کو دیہی* پ کستان میں موجود 'غذائی تحفظ کی صورتِ حال' کے طور پ پیش کیاH ۔

غذائی تحفظ کا تعین غذائی پیداوار اور کھپت کی C پ کیا جا* ہے* پ کستان کے 120 اضلاع میں سے

74 (62 فیصد) اضلاع خالص د7 یبی کے معاملے میں غذائی کمی کا شکا* پ ئے گئے ہیں۔ یہ کمی نچلے درجے سے اُونچے درجے اور انتہائی درجے- جاتی ہے۔ گندم* پ کستان کی C ی دی خوراک ہے جس سے لوگوں کی حراروں کی ضرورت کا 48 فیصد حصہ پورا ہو* ہے۔ خالص د7 یبی کے حوالے سے گندم کی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس کمی کا تخمینہ سالانہ 3.2 ملین ٹن لگا H ی ہے۔ کل 120 اضلاع میں سے صرف 48 (40 فیصد) اپنی ضرورت کی ی ضرورت سے ز* گندم پیدا کرتے ہیں۔

* پ کستان میں گندم کی پیداوار و طلب

اضلاع	فاضل پیداوار کے اضلاع	خسارہ زدہ اضلاع	فاضل (29 اضلاع) خالص پیداوار (ہزار a ک ٹن)	خسارہ زدہ اضلاع میں اضافی ضرورت (ہزار a ک ٹن)	فاضل [+] خسارہ [-] (ہزار a ک ٹن)
پنجاب	20	4	2823.38	1601.67	1221.71
صوبہ سرحد	-	9	-	1745.63	-1745.63
سندھ	6	22	622.35	2181.55	-1559.20
بلوچستان	3	18	150.90	612.03	-461.13
شمالی علاقے	-	5	-	69.04	-69.04
آزاد جموں کشمیر	-	7	-	295.39	-295.39
ف*	-	7	-	313.60	-313.60
کل	29	72	3596.63	6818.91	-3222.28

ایف ایس اے 2003ء

اس تجزیہ میں د7 یبی کے حوالے سے صوبہ سرحد، شمالی علاقہ جات اور آزاد جموں و کشمیر کو خالص غذائی عدم محفوظ علاقوں کا درجہ* H ی۔

اس تحقیق سے یہ بھی معلوم ہو* ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے بوجھ تلے دبے بڑے بڑے شہر بھی اس مسئلے سے بُری طرح متاثر ہورہے ہیں۔ مثلاً فاضل گندم کی پیداوار کے صوبہ پنجاب کا صدر مقام لاہور جو کہ ضلع کی 80 فیصد آبادی کا گھر ہے، بھی د7 بی کے حوالے سے خالص غذائی طور پر غیر محفوظ علاقے میں شامل ہے۔

فصل کی C پر مجموعی غذائی د7 بی (علاوہ لائیوسٹاک کی مصنوعات) کے حوالے سے 120 میں سے 39 (32 فیصد) اضلاع میں فاضل پیداوار تھی، چھ (پانچ فیصد) خود کفیل تھے جبکہ 35 اضلاع (29 فیصد) انتہائی خسارے کا شکار تھے اور 40 اضلاع (33 فیصد) کم سے لے کر انتہائی درجے کے خسارے کا شکار تھے۔(16)

ایف ایس اے 2003ء یہ بھی ظاہر کر* ہے کہ غذائی د7 بی کے مقابلے میں غذا- معاشی رسائی کے حوالے سے معاشی* ہمواری کے عوامل وسیع درجے کی عدم مساوات پیدا کرتے ہیں۔ اس معاشی* ہمواری کے عوامل میں خصوصاً زمین اور تعلیم اور 5زمت جیسے مواقع شامل ہیں۔ نتیجتاً غذا- رسائی کے حوالے سے عورتیں، مزدور، بے زمین اور چھوٹے کسان بہت بُری طرح متاثر ہورہے ہیں۔

مفید 5زمت کے حوالے سے زرعی شعبہ کی سکڑتی ہوئی استعداد ا- اور اہم عنصر ہے جو دیہی *پاکستان میں روزگار کے مواقع پر ا* * از ہو رہا ہے۔ مز+ یہ کہ، چوè زمین کی * دو* ملکیت چھوٹی سطح کی ہے مثلاً 120 اضلاع میں سے 105 (88 فیصد اضلاع) میں کمزور کسانوں میں 30 فیصد ایسے کسان ہیں جو اوسطاً ا- ایکڑ سے بھی کم زمین رp ہیں۔ لہذا چھوٹے کسان وسائل کے حصول اور معیشت کو سنوارنے کے لئے زرعی پیداوار کو ا- خاص حد سے آگے نہیں بڑھا h۔ 120 میں کم آمدنی کے 96 (80 فیصد) اضلاع آمدن کے بہت کم اور انتہائی کم درجوں- اُ تے جارہے ہیں جس سے کہ خوراک- معاشی رسائی متاثر ہورہی ہے۔(17)

پاکستان میں فی کس آمدن

سطحِ آمدن	پنجاب	صوبہ سرحد	سندھ	بلوچستان	شمالی علاقے	آزاد جموں کشمیر	فاٹا	کُل
اضلاع								
انتہائی کم	2	11	4	4	4	2	7	**34**
بہت کم	18	7	6	10	1	5	-	**47**
کم	7	3	2	3	-	-	-	**15**
درمیانی	3	3	5	5	-	-	-	**16**
زیادہ	4	-	-	4	-	-	-	**8**
کل	**34**	**24**	**17**	**26**	**5**	**7**	**7**	**120**

پی ایس اے 2003ء

غذا کا مؤثر حیاتیاتی استعمال یعنی غذا کے پچانے کو ایسے پیمانوں کی مدد سے ناپا جاسکتا ہے جن میں پینے کے صاف پانی تک رسائی، حفاظتی ٹیکوں کا استعمال، بچوں کی شرح اموات، صحت کے عملہ تک رسائی اور دیہی صحت کی سہولیات شامل ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ 120 میں سے صرف 11 (9 فیصد) پاکستانی اضلاع میں صورت حال کافی بہتر ہے جبکہ 45 (38 فیصد) اضلاع خوراک کو بچانے کے معاملے میں انتہائی نچلی سطح پر ہیں۔ اس صورت حال کو بڑھاوا دینے میں، علاوہ دیگر عوامل کے، پینے کے پانی تک بہتر رسائی کا نہ ہونا شامل ہے۔ مثلاً 120 اضلاع میں سے 113 (94 فیصد) اضلاع میں صرف 50 فیصد سے بھی کم آبادی کو پانی کا صاف پانی دستیاب ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ 50 فیصد آبادی پینے کے لئے غیر محفوظ پانی استعمال کر رہی ہے جو کہ ان کی خوراک کو آلودہ کر رہا ہے۔ (18)

دیہی* پکستان میں Wپ کا صاف* پ نی

اوسط	پنجاب	صوبہ سرحد	سندھ	بلوچستان	شمالی علاقے	آزاد جموں کشمیر	ٹا*	کل
اضلاع								
0-10	16	1	2	11	-	-	2	32
11-20	9	4	13	9	-	-	2	37
21-30	8	5	1	3	3	3	3	26
31-50	1	11	-	-	2	4	-	18
50 اور اس سے ز+	-	3	1	3	-	-	-	7
کل	34	24	17	26	5	7	7	120

ایف ایس اے 2003ء

5-لائحہ عمل کے امکا* ت

زرعی ترقی نے ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور یہ اب بھی مجموعی ترقی اور غر $ کو گھٹانے کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کر رہی ہے۔ دیہی غر $ کو کم کرنے کے لئے عالمی بینک کی رپورٹ میں مندرجہ ذیل امکا* ت تجویز کئے گئے ہیں۔

☆ *۔ صلا A اور * پ G ار زرعی ترقی کو فروغ * ی جائے * کہ چھوٹے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہو اور دیہی علاقوں کی غیر زرعی معیشت میں ترقیاتی روابط پیدا کیے جا N ۔ لائیو سٹاک خصوصاً پنجاب اور سندھ میں دودھ اور دودھ دینے والے جانوروں اور صوبہ سرحد میں بھیڑ بکریوں کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے پر وا ام تیار کئے جا N جن سے دیہی غریبوں کی آمدنی اور ان کے غذائی تحفظ پر اہم را ت ا* پڑ سکتا ہے۔

☆ دیہی غیر زرعی شعبہ کے لیے روزگار کے مواقع اور آمدنی میں اضافہ کے لئے موزوں ماحول فراہم کیا جائے اور دیہی عوام کے لئے C دی ڈھانچہ، صحت اور تعلیم میں : مات کی ادائیگی بہتر بنائی جائے۔ یہ ادارے ترقی کی C د کے طور پر ، خا * ان کی بہبود کو بڑھانے اور غذائی تحفظ کے لئے فرائض ادا کریں۔

☆ اختیارات کی مرا $ کا خاتمہ کر کے دیہی اداروں کے حکومتی Â م کو بہتر اور پرا* بنا* ی جائے اور احتسابی Â م کو لوگوں کی خواہشات کے مطابق مستحکم کیا جائے۔ اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کئے جانے کے * پنچ سال ا* رنے کے بعد بھی مختلف سطح پر حکومتی کردار اور فرائض کا Â م درہم برہم ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا حلقہ اختیار بھی گڈ مڈ ہے۔

☆ غریبوں کو طاقتور بنا* ی جائے اور کمزور لوگوں کو تحفظ فراہم کیا جائے جس کے لئے انہیں سماجی طور پر متحرک کیا جائے اور ان کے بچاؤ کے منصوبے بنائے جا N ۔ ان میں غر $ کو گھٹانے

اور انہیں غذائی تحفظ فراہم کرنے کے لئے ان کی آمدنی بڑھانے کی سرگرمیوں کے سلسلے میں پیداواری* ثوں ان کی رسائی کو بہتر بنا* جائے۔

غذائی تحفظ کے C دی طور پر تین پہلو ہیں: غذائی اشیا کی منا . فراہمی، غذا- رسائی اور غذا کی مسا* نہ تقسیم۔ خا* ان کے غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ان تمام پہلوؤں سے متعلق خصوصی اقدامات اور موزوں ماحول درکار ہے۔ اقوامِ متحدہ نے* پاکستان میں غذائی عدم تحفظ کو کم کرنے کے لئے* پالیسی اور حکمتِ عملی اپنانے سے متعلق مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی ہیں۔[20]

قدرتی وسائل کا* پ G ار او* . صلا A استعمال:

زمین: فصلوں سے بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین سے متعلقہ مسائل مثلاً زمین کی زرخیزی میں کمی، زمین کا کٹاؤ، سیم اور تھور کے خاتمے کے لئے فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ کاشتکاری کے لئے نئی ز ¥ حاصل کی جا N ۔ اس وقت ملک کی د* ئی پٹی میں تقریباً 40 لاکھ ایکڑ زمین موجود ہے جسے مقامی بے زمین کسانوں میں *. $ دینا چاہیئے۔ یہ زمین پہلے کبھی کا ش نہیں کی گئی اور یہاں* پانی کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ ان علاقوں سے منسلک مخصوص حالات خاص طور پر º. تی تنوع کو مدِ Ã رکھنا چاہیئے۔

پانی: *پاکستان کے مستقبل کے لئے نہری* پانی کا* . صلا A اور مؤ ش استعمال بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ حکومت مستقبل کی زرعی، ملکی اور صنعتی ضرو* یت کو مدِ Ã ر p ہوئے منصوبہ بندی کرے جس کے ماحول پر ا ش ات کو بھی پیش Ã رکھا جائے۔ غذائی پیداوار کو بڑھانے اور اس کی د 7 بی کے لئے اس* . ت کی اشد ضرورت ہے کہ حکومت

زرا (کے لیئے وقت اور منا ۔ *پ نی کی د7 پی کو یقینی بنائے۔صوبہ بلوچستان میں
زیرِ زمین* پ نی کی سطح بہت نیچے چلے گئ ای بہت ۔ڈا مسئلہ ہے جس کی وجہ وہاں ۔ڈی
تعداد میں ٹیوب وWاں کی تنصیب ہے۔*پ نی کے* صلا A استعمال سے نہ صرف غذائی
پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ اس سے زیرِ زمین* پ نی کے* پGار استعمال کو بھی یقینی بنا یا جا سکتا
ہے۔ملک کے چولستان اور تھر*پ رکر جیسے بنجر علاقوں اور بلوچستان کے بیشتر علاقوں میں بہتر
تکنیک کے ساتھ* پ نی کے استعمال سے اور د7 ب* پ نی کے مز+* صلا A استعمال سے
* رانی* پ نی کا* صلا A استعمال کیا جا سکتا ہے۔رود کوہی اور خشک پہاڑی علاقوں میں* رانی
* پ نی سے فصلوں کی آبیاری اور* پ نی ذخیرہ کرنے کی حکمتِ عملی کو اولین ترجیح دی جانی چاہیئے ۔
* پ نی کے C دی ذخا ئر کی استعداد کو بھی ۔ڈھا چاہیئے کہ ان سے* دہ سے* دہ* رانی پ نی
جمع کیا جا سکے اور بوقتِ ضرورت استعمال میں لا جا سکے۔

طبعی اشیاء کا منا ۔ استعمال:

@ : ۔ تی* فی@ فصل کی پیداوار ۔ڈھانے کا ای اہم عنصر ہے لیکن+ قسمتی سے اس@ کا
استعمال گندم اور دV ۔ڈی فصلوں کے معاملے میں 14* 20 فیصد- کم ہے۔معیاری@
کے استعمال سے غذائی فصلوں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

کھادیں: * دہ پیداوار کے لئے n* تی اور غیرn* تی کھادوں کا منا ۔ استعمال بھی
زمین کی زرخیزی ۔ قرارر p کے لئے بہت اہم ہے۔کھادوں کو فصلوں کی علاقہ جاتی ضرورتوں
کو مدِÃ رکھ کر استعمال کیا جا چاہیئے ۔پودوں کے لئے استعمال ہونے والے موجودہ غذائی

ا۔ ۱ءنہ صرف غیر متوازن او* قص ہیں بلکہ کارہ بھی ہیں۔ ll* تی اور غیر ll* تی کھادوں کو ہم آہنگی کے ساتھ استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔

قرضہ: مالی مشکلات کے* (چھوٹے کسانوں کے لئے زرعی اشیاء کا حصول مکمل طور پر قرضہ کا مرہونِ منت ہے۔ قرضہ حاصل کرنے کا موجودہ Âم بہت پیچیدہ ہے اور عام کسانوں کی رسائی سے* ہر ہے۔ اس Âم کو آسان بنانے کی فوری ضرورت ہے۔ زرعی قرضہ کی فراہمی وسیع C ی دوں پر ہونی چاہیے اور یہ اتنی لچکدار ہو کہ چھوٹے کسان بھی مختلف قسم کی سرا میوں کے لئے اسے حاصل کر سکیں۔ دیہی غیر زرعی خا* انوں بشمول دیہی غریبوں، بے زمین کسانوں اور عورتوں کو قرضہ فراہم کیا جائے* کہ وہ اپنی آمدنی بڑھا سکیں۔

کیڑے مار اد* ویات: پودوں کے بچاؤ کے لئے کیڑے مار اد* ویات کا بلا امتیاز استعمال ہو رہا ہے۔ پودوں کی* پ Gار حفاظت کے لئے کیڑوں کو تلف کرنے کے ا- ہم آہنگ بندوبست کو فروغ دینا چاہیئے۔ اس سلسلے میں* پ لیسیوں میں تبد~ لانے اور ان پر عملدرآمد کے لئے مؤ* ثر طر i کار وضع کرنے کی ضرورت ہے۔

بڑی غذائی فصلوں کی پیداوار بڑھو تی:

گندم: گندم کی فصل سے 0.8* 5.5 ٹن فی ہیکٹر جھاڑ لیا جا رہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بہتر انتظام کرنے سے یہ فرق کم کیا جا سکتا ہے اور نتیجتاً پیداوار میں واضع اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ غذائی حفاظت میں خصوصی دلچسپی کے پیشِ Ãگندم کی پیداوار میں فوری اور* پ Gار اضافہ ضروری ہے۔

چاول: 2.56 ٹن فی ہیکٹر متوقع جھاڑ کے مقابلے میں چاول کا جھاڑ صرف 2 ٹن فی ہیکٹر ہے۔ جھاڑ میں یہ اضافہ R ں کی سطح پہ اچھی انتظامی سرا میوں کے ساتھ آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وسیع اور مشینی بوائی کو فروغ دے کر اور بعد از کٹائی نقصا* ت کو گھٹا کر چاول کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ چاول کے سلسلے میں یہ حکمتِ عملی اپنائی جا سکتی ہے کہ * نی کی * دہ ضرورت کے پیشِ Ã انہی R ں میں چاول کی کا ٗ ۔ کی جانی چاہیے جن سے پہلے ان کی فصل حاصل کی جا رہی ہو۔

مکئی: یہ فصل * دو سرحد اور پنجاب کے * رانی علاقوں میں کا ٗ ۔ کی جاتی ہے۔ اس کی موجودہ پیداوار تقریباً 1.7 ملین ٹن ہے۔ مکئی کی فصل غذائی تحفظ فراہم کرنے کے لئے اہم کردار ادا کر سکتی ہے کیوè اس کی کا ٗ ۔ ایسے (پہاڑی اور * رانی) غری$ علاقوں میں کی جاتی ہے جو عام طور پہ غذائی عدم تحفظ سے دوچار ہیں۔ مکئی میں K نوں کے لئے غذائیت سے بھرپور خوراک W کے کافی امکان موجود ہیں۔ فی الوقت مکئی کی پیداوار استعداد سے بہت کم (10-12 ٹن کے مقابلے میں 1.5 ٹن فی ہیکٹر) حاصل ہو رہی ہے جس میں اضافہ کی ضرورت ہے۔

تیل دا@: تیل دار بیجوں کی مقامی پیداوار بہت کم ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی * دی کی ضرو* یت کو پورا کرنے کے لئے ملک میں بڑی مقدار میں تیل درآمد کیا جا* ہے۔ تیل دار فصلوں کی استعداد کو بہتر طور پہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے تیل دار بیجوں والی فصلوں کے مؤ* مارکیٹنگ Â م کے قیام اور * دہ جھاڑ والی نئی اجناس متعارف کرانے کے ذریعے مر+ نفع بخش اور سازگار ماحول تخلیق کیا جائے۔

غیر محفوظ لوگوں کی +K ہی اور ہدف:

غذا- رسائی کے ضمن میں غذائی طور پہ عدم تحفظ کے شکار لوگوں کی +K ہی ضروری ہے۔ ملک میں غذا کی مجموعی فراہمی منا سطح کی ہونے کے * وجود بھی یہ لوگ مالی طور پہ غری$ ہیں اور منا خوراک حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ مز+ی یہ کہ اس عمل کے ذریعے غذائی عدم تحفظ کے شکار اور کمزور لوگوں سے متعلق روابط، معلومات اور شمار*ی تی اعداد و شمار کو بہتر کیا جا سکے۔

کھیت پہ اور کھیت سے * ہر آمدن بڑھانے والی سر اَ میوں میں تنوع:

غریبوں اور خصوصاً عورتوں کی مالی قابلیت کو بڑھانے کے لئے ان کی R ل پہ اور R ل سے * ہر ہونے والی آمدنی کی سر اَ میوں کو گو* ں گوں بنانے کی حوصلہ افزائی کی جائے* کہ ان میں C دی غذائی اشیا + نے کے لئے قوتِ + پیدا ہو۔ قلیل مدتی × آور فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے وسیع مواقع اور امکان موجود ہیں جیسا کہ سبز*یں جنہیں قر R شہروں میں بیچا جا* ہے۔ یہ کام شہروں اور شہروں کے اَ دونواح کی زمینوں پہ *یدہ اچھے طر j سے ہوسکتا ہے کیو è شہروں کے قری$ ہونے کی وجہ سے انہیں اچھے داموں بیچا جا سکتا ہے۔ اس سر اَ می کو لائیوسٹاک اور گھر W جانوروں کی * قی کے ساتھ بھی ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے۔ یہ* ت کاشتکاری کے Âم کی مجموعی طور پہ ہم آہنگ * قی کا تقاضہ کرتی ہے۔

وسائل اور پیداواری قوتوں کا استحکام

غذائی طور پہ غیر محفوظ لوگوں کی کمزور مالی صورتِ حال کو مدِ Â ر p ہوئے وسائل اور خوں کے * رے * پلیسیاں اس طرح قائم کی جا N کہ R ل پہ استعمال ہونے والی اشیاء اور پیداوار کی قیمتوں میں توازن

ہو۔اس ضمن میں اچا ۔ اور ڑی تبدیلیوں اور * ر پڑ ھاؤ سے غریبوں کی خوراک ۔ رسائی لازمی طور پر متاثر ہوگی۔ سے اہم * ت یہ ہے کہ کسان کو منڈی میں اپنی اشیاء کی منصفانہ قیمت ملے۔

بین الاعلاقائی اور دیہی - شہری عدم مساوات

ملکی سطح پر کافی غذائی پیداوار ہونے کے * وجود ملک کے کچھ علاقوں میں لوگوں کو شدید غذائی قلت کا سامنا کر * پڑ رہا ہے۔اس غذائی قلت کو ان علاقوں میں غذائی تحفظ کے لئے سے ڑا خطرہ سمجھا جا * ہے۔علاوہ ازیں،شہروں کی * دی بہت تیزی سے ڑھ رہی ہے جہاں پر کہ کم ہوتی ہوئی معاشی سرا میوں کے * شہری کچی * یں انتہائی تیزی سے ڑھ رہی ہیں جن میں لاکھوں کی تعداد میں غذائی عدم تحفظ کے مارے لوگ رہتے ہیں اور جن میں ایسے خا ان بھی ہیں جن کی * ل پوس عورتیں کرتی ہیں۔ دیہی علاقوں میں بھی اسی تیزی سے ڑھتی ہوئی * دی کے * غذائی عدم تحفظ کی صورتِ حال بہت تلخ ہوگئی ہے۔ایسی صورتِ حال سے ê کے لئے دیہی معاشروں کے اپنے روائتی طر i کار تھے جن سے لوگ شہروں میں آ کر محروم ہو گئے ہیں اور ان طر h ں کا شہروں میں بہت کم ì البدل ہے اور جو ہے وہ بھی بہت ز* یدہ قابلِ بھروسہ نہیں۔ اس صورت سے شہروں میں رہنے والے غذائی عدم تحفظ کے شکار لوگوں کا معاملہ انتہائی پیچیدہ ہ H ہے۔ زرا اور اس سے متعلقہ C دی دیہی ڈھانچے میں سرمایہ کاری سے ز* یدہ * دی دیہاتوں میں رہ سکتی ہے جس سے نہ صرف ان کے اپنے علاقے مستفید ہونگے بلکہ مستقبل میں شہروں کی جا $ ہونے والی Ü مکانی سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

زمین کی تقسیم اور وسائل و ذرائع تک رسائی:

زEی وسائل کی تقسیم بہت ٹیڑھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے کسانوں کو *پانی اور قرضوں جیسے وسائل تک آسان رسائی حاصل ہے۔ جبکہ چھوٹے کسان وسائل کی کمی کا شکار ہیں۔ حتیٰ کہ چھوٹے کسانوں میں بھی ایسے لوگوں کی حالت کو سنوارنے کی ضرورت ہے جو سے غریب$ ہیں یعنی جن کے *پاس ایک ہیکٹر* یا اس سے بھی کم زمین ہے۔ لہذا، چھوٹے کسانوں کی اکثری$ کو زمین *پانی اور دV زرعی اشیاء تک رسائی کو آسان بنانے پر *زیادہ زور دینا چاہیئے۔ اس سے ملک کی مجموعی زرعی ترقی کو مدد ملے گی۔

صنفی* برابری:

صنف میں* برابری بہت *یں طور پر Ã آرہی ہے۔ دیہی علاقوں میں عورتیں عام طور پر ان پڑھ ہیں اور وسائل کو مرد کنٹرول کرتے ہیں حالاè عورتیں غذائی پیداوار کے سلسلے میں بہت محنت کرتی ہیں۔ اس طرح وہ خود اپنے* ثے بنانے کے قابل نہیں ہوتیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عورتوں اور بچوں خصوصاً لڑکیوں پر *زیادہ توجہ مرکوز کی جائے* کہ انہیں بھی* ان کے دوسرے افراد کے برابر* لایا جا سکے۔

مہارتوں کو بڑھانے* اور ترقی سے واقفیت:

مہارتوں میں اضافہ اور تعمیر استعداد برابری کے اہم عوامل ہیں تربیM* یافتہ کسان خوراک سے متعلقہ چھوٹے کاروبار وں کو *زیادہ اعتماد سے ` h* ہیں جس سے ان کی معاشی ترقی میں مدد ملے گی۔ چھوٹے کاروبار ` نے کے لئے کسان مردوں اور عورتوں کی استعداد کو بڑھانا* چاہیئے۔

خوراک کی غذائیت کو بہتر بنا*:

خا+ ان کے تمام افراد کے لئے غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کا تعلق نہ صرف غذا کی د7 بی سے ہے بلکہ اس سلسلے میں یہ* ت بھی اہم ہے کہ* غذا صارفین کو ضروری قوت بخش ا. اء فراہم کر رہی ہے کہ نہیں۔ متوازن اور معیاری غذا کے استعمال اور صنفی*. ا. ی کا خاتمہ کر کے غذائی تحفظ کے ضمن میں غذائیت کے پہلوؤں کو ت قی دی جا سکتی ہے۔ غذائیت سے بھرپور خوراک کے سستے آ البدل کی تلاش اور اسے فروغ دینا بہت ضروری ہے۔

سبزیوں اور دالوں کی پیداوار:

ضروری لحمیات اور حیاتین حاصل کرنے کے لئے گھرW سطح پ کچن گارڈننگ کے ذریعے سبزیوں کی پیداوار کو فروغ دینا چاہیئے۔ ان اشیاء کو مارکیٹ سے + نے کے لئے غر$ اور چھوٹے کسانوں کے* پ س مالی وسائل نہیں ہوتے۔ وہ* ج پ بہت* دہ انحصار کرتے ہیں جس سے ان کی حراروں کی ضرورت تو پوری ہو جاتی ہے لیکن اس میں غذائیت کی کمی ہوتی ہے۔ سبزیوں اور دالوں کی کا ش سے ان میں غذائیت کی کمی دور ہو گی۔ اسی طرح دالیں گو ش کا آ البدل ہو سکتی ہیں کیوè گو ش تو عموماً غر$ کسانوں کی پہنچ سے* ہر ہو* ہے۔

دیہی سطح پ مرغ* نی اور گھرW جانور* پ لنا:

گھرW سطح پ مرغ* نی لحمیات حاصل کرنے کا ا- اور اہم ذریعہ ہے جسے خوراک کو غذائی لحاظ سے بہتر بنانے کے لئے فروغ* جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے دیہی پولٹری کو دیہی علاقوں کی ت قی کے ا- وسیلے کے طور پ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عورتیں اسے بہت اچھے طر j سے کر سکتی ہیں

جیسا کہ اسے بیواؤں کی صنعت کہا جا* ہے۔اس سے شہروں کے مضافاتی علاقوں کو لازماً استفادہ حاصل ہوگا۔چھوٹے کسان اور بے زمین لوگ ہیC دی طورپ چھوٹے گھرW جانو* پ لتے ہیں۔ ان کے لئے یہ × آور ہونے کے ساتھ ساتھ غذائیت کا وسیلہ بھی ہیں۔اس سلسلے میں ممکنہ اقدام میں ن م شرائطپ قرضہ کی فراہمی بھی شامل ہے۔علاقوں اور د7 یب خوراک کے مطابق در ی جانوروں کا انتخاب بھی مددگار* $ ہوسکتا ہے۔

ماہیپ وری:

ماہیپ وری کا شعبہ آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کرسکتا ہے کیوè اسےC دی طورپ شہری،شہروں کے مضافاتی،اورC دی ڈھانچہ ر p والے دیہی علاقوں میں شروع کیا جاسکتا ہے۔غذائی طورپ غیر محفوظ علاقوں خصوصاً* کارہ اور سیم زدہ زمینوں میں ~سطحپ مچھلیوں کے فارم بنا* مستقبل کی اچھی سرمایہ کاری* $ ہوسکتا ہے۔

6-امدادی ضرو*یت

*** پلیسیوں کے بگاڑ کا خاتمہ:**

نچلی سطح پر موجود معاشی Âم پر مسلسل Ã* نی کرتے رہنے کی ضرورت ہے* کہ زرا (کے * رے موجو* پلیسیوں میں موجود تعصب کو ختم کیا جا سکے* پلیسیوں کا بگاڑ نہ صرف بڑی فصلوں کی قیمتوں کو گھٹا دیتا ہے بلکہ اس کے نتیجے میں مختلف سالوں کے دوران ان قیمتوں میں بڑے پیمانے پر * رپڑ ھاؤ ہو* رہتا ہے۔اس وقت ا یے ایسی* پلیسی کی ضرورت ہے جس کے تحت ایسے* رپڑ ھاؤ کو کم سے کم سطح پر رکھا جا سکے۔حکومت کو چاہیے کہ عوامی شعبہ میں در C-یدوں پر سرمایہ کاری کرے کیوèاس کے نتیجے میں زرا (میں ~ سرمایہ کاری کو بڑھاوا ملتا ہے۔

دیہیC یدی ڈھانچہ کی فراہمی:

دیہیC یدی ڈھانچہ اورK نی وسائل کو خصوصاً ا یے ایسے معاشرے میں 'عوامی بھلائی' کے عوامل سمجھا جا* ہے جو بڑی تعداد میں چھوٹے کسانوں اور غری$ لوگوں پر مشتمل ہو* صلا A دیہی C یدی ڈھانچے خصوصاً سڑکوں، بجلی، پW کے صاف* پانی اور تعلیم اور صحت کی سہولیات کی فراہمی . سے اہم ذرائع ہیں جن سے کسانوں اور دیہاتوں میں رہنے والے غیر زرعی غری$ افراد کو درپیش مشکلات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

K نی وسائل کی ~ قی:

دیہی ~ قیاتی پر وگرام کی کامیابی کے لئے خو* گی کو بڑھا* ا یے لازمی شرط ہے۔K نی وسائل کی

ترقی کے لئے اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ چھوٹی سطح پر کاشتکاری کرنے والے کسانوں اور کارکنوں کو پیشہ ورانہ تربیت دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ زرعی کالجوں اور یونیورسٹیوں کے معیار کو بھی بہتر بنایا جائے تاکہ وہ بہتر تحقیق اور توسیعی افرادی قوت پیدا کرسکیں۔

تحقیق اور امدادی خدمات برائے توسیع:

تحقیق کے Âمیدان میں اس کے دائرہ اختیار، ترجیحات، انتظام، افرادی قوت کی منصوبہ بندی اور ترقی کے حوالے سے مکمل طور پر Âنظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ قیمتی فصلوں، لائیوسٹاک، ماہی پروری، جنگلات کے تحفظ، فصلوں کی کٹائی کے بعد کے انتظامات، نہری پانی کے انتظام اور زمین سے متعلقہ مسائل کے انتظامات پر تحقیق کو اولین ترجیح دی جانی چاہئے۔ صوبائی توسیعی خدمات کو بھی درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ٹیکنالوجی کے استعمال اور اپنا پیغام پہنچانے کے لئے نشریاتی وسائل کے استعمال پر مزید توجہ دی جانی چاہیئے۔ نیز وہی شمولیت کے طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے درمیانے اور نچلے درجے کے کسانوں پر توجہ دی جائے اور تحقیقی اداروں کے ساتھ اس کے روابط کو مستحکم کیا جائے۔ (20)

غذائی جمہور$ بمقابلہ غذائی آمر$

بھارت کے بھرپور حیاتیاتی تنوع اور کھانوں میں صرف پھلی دار اجناس ہی پ وٹین کا واحد ذریعہ نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں عام طورپ کھائے جانے والے ’دال چاول‘ اور ’دال روٹی‘ پ وٹین سے بھرپور ہیں۔ دالوں سے ہمیں ° یتی طورپ تیار کئے گئے آلوؤں کی نسبت کہیں * یدہ پ وٹین حاصل ہوتی ہے۔ دالیں ہماری * پ Gارزرا (کے لئے بھی ضروری ہیں کیونکہ è یہ زمین میں *• > وجن کی کمی کو پورا کرتی ہیں اور * > وجن والی کیمیائی کھادوں کا ا ے ماحولیاتی آ البدل ہیں۔ سبز انقلاب کے پھیلاؤ سے گندم اور چاول کی مسلسل کا ٭ ت کو ترجیح دینے کے ساتھ دالوں کی کمی پیدا کر کے انہیں مہنگا کر* یHَ ۔ صرف (بھارتی) پنجاب میں 1966-67ء سے 1985-86ء کے دوران دالوں کا زیرِ کا ٭ ت رقبہ 13.38 فیصد سے کم ہو کر 3.48 فیصد رہ Hَ ی۔ روائتی کاشتکاری* جوں اور دالوں کے امتزاج کی C یدوپ کی جاتی تھی۔ اس ضمن میں ’نودا 6‘ جیسے نئے منصوبے اس عمل کی بحالی کی اچھی مثال ہے جس میں فصلوں کو دالوں کے ساتھ 5 جلا کر کا ٭ ت کیا جا رہا ہے* کہ غذائیت کے تحفظ اور ماحولیاتی تحفظ کو ٹ * ی جا سکے۔

° یتی طورپ تیار کی جانے والی خوراک فطرتاً غذائی آمر$ سے منسلک ہے۔ اس سلسلے میں اولین سطح کی * بند* یں اس حقیقت سے ظاہر ہوتی ہیں کی ° یتی کار* ر کرنے والی چند کمپنیاں مثلاً مونسینٹو (Monsanto)، سنجنٹا (Syngenta)، اوِنٹس (Aventis)، ڈوَ (Dow) اور ڈیوپوٹ کنٹرول (Dupotcontrol) زرعی حیاتیاتی ٹیکنالوجی کو کنٹرول کرتی ہیں۔ دوسری سطح کی * پ بندیوں میں ° یتی طورپ تیار کئے گئے بیجوں اور پودوں کے ملکیتی حقوق کی اجارہ داری شامل ہے۔ تیسری سطح کی * پ بند* یں معلومات ۔ رسائی اور انتخاب کی آزادی کو * کر تخلیق کی جاتی ہیں۔

.ْ یتی طور پر تیار کی جانے والی فصلوں کی کاشت صرف انہیں علاقوں میں بڑھ رہی ہے جہاں پر ان کمپنیوں کے کنٹرول اوران پر انحصار کئے جانے کے* (؛ کسانوں کو معلومات اور انتخاب کی آزادی سے محروم کیا جا* ہے۔ .ْ یتی طور پر تیار کئے جانے والی غذا N وسیع پیمانے پر کھانے Wکی اشیا بیچنے والی کمپنیوں کی مصنوعات میں شامل ہوگئی ہیں جہاں پر صارفین کو آ گاہی حاصل کرنے اور انتخاب کے حق سے محروم کر* Hیا ہے۔امریکی کسان R ں پر استعمال ہونے والی اشیا اور پیداوار کو بیچنے کے ضمن میں کمپنیوں کے کنٹرول میں بہت بُری طرح جکڑے جا چکے ہیں۔ ان کمپنیوں کی جا$ سے .ْ یتی غذاؤں پر لیبل درج نہ کرنے کے ساتھ امریکی شہریوں کو غذائی آزادی اور غذائی جمہوریہ$ سے محروم کر* Hیا ہے۔

*. شیوا

7- حوالہ جات

1- Daily Times, Lahore, May 4, 2007
2- Food Security in the Global Age: South Asian Dilemma, 2001, SAWTEE, Pro-Public and CI-ROAP, Kathmandu
3- International Campaign on the Right to Food, Actionaid International, Campaign Strategy, 2007-2011
4- Global hunger and food security after the World Food Summit, ODI Briefing Paper, 1997 (1), London: Overseas Development Institue
5- Rome Declaration on World Food Security and World Food Summit Plan of Action, 13-17 November, 1996, Rome
6- Article, Business Recorder, Karachi, October 16, 2004
7- Food Insecurity in Rural Pakistan 2003, World Food Program (WFP) Pakistan, SDPI, Islamabad
8- United Nations Statement on Food Security in Pakistan 2000, United Nations System in Pakistan, Islamabad
9- Mazhar Arif, Land, peasants and Poverty: Equitable LandReforms in Pakistan, 2004, The Network Publications, Islamabad
10- United Nations Statement on Food Security in Pakistan 2000, United Nations System in Pakistan, Islamabad

11- National Coordinated Wheat Programme, Briefing Paper, Pakistan Agricultural Research Council (NARC), Islamabad
12- World Bank, Rural Poverty Report on Pakistan, April 2007
13- Ibid
14- Ibid
15- United Nations Statement on Food Security in Pakistan 2000, United Nations System in Pakistan, Islamabad
16- Food Insecurity in Rural Pakistan 2003, World Food Program (WFP) Pakistan, SDPI, Islamabad
17- Ibid
18- Ibid
19- World Bank, Rural Poverty Report on Pakistan, April 2007
20- United Nations Statement on Food Security in Pakistan 2000, United Nations System in Pakistan, Islamabad